



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَلَا تُفْسِدُوا آيَاتِنَا

يَا سَيِّدِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْقَادِرِ جِيلَانِي

کتاب لاجواب

سید محمد زین العابدین

مؤلف

فقیر محرم سید محبوب علی شاہ قادری

انجمن فیضانِ غوثیہ

پوسٹل بھاڑ روڈ دیپالپور

(اوکاڑہ)

ياسيد محي الدين شيخ عبد القادر جيلاني شيا الله

کتاب لاجواب

آئینہ
سریانی

مؤلف

تقریر حکیم پیر سید محبوب علی شاہ قادری عثمیہ

انجمن فیضانِ عثمانیہ

ریپالپور (اکوٹہ)

حبيب الشحيري

یا سید عالم

4-مجلس

— — — — —

بے لگامی اور تیزی واپسی

وہاں میں فقیر نے تیرے حکم

مظاہر کرامت بیچت میں

توکل علیہم وعلینا



حکیم پیر خوا

مجلس سید و شہداء

محمد بن عبد العابد

تتبع البوصلة في شفاء

عبدالحی احمد علی جوان

الکتاب بشیر احمد علوی

بسم الله الرحمن الرحيم
 يا سیدنا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب
 فی حبیب قلبی و فی حبیب قلبی

یہ طرز پر تو گناہ ہو کہ
 بڑی عفت و استقامت کی بات ہے
 یہ تو ایک ایسی بات ہے جس سے
 ہر انسان کو ہمت ملے گی کہ وہ
 اپنی زندگی میں اس بات کو
 اپنی زندگی میں اپنی زندگی میں
 اپنی زندگی میں اپنی زندگی میں
 اپنی زندگی میں اپنی زندگی میں

ناشرین

حکیم بیچ فوارہ طاقت عین الفنی و امیر ال
 یہ طرز پر تو گناہ ہو کہ
 بڑی عفت و استقامت کی بات ہے
 یہ تو ایک ایسی بات ہے جس سے
 ہر انسان کو ہمت ملے گی کہ وہ
 اپنی زندگی میں اس بات کو
 اپنی زندگی میں اپنی زندگی میں
 اپنی زندگی میں اپنی زندگی میں
 اپنی زندگی میں اپنی زندگی میں

بسم الله الرحمن الرحيم

فی حبیب قلبی و فی حبیب قلبی
 فی حبیب قلبی و فی حبیب قلبی

یہ طرز پر تو گناہ ہو کہ
 بڑی عفت و استقامت کی بات ہے
 یہ تو ایک ایسی بات ہے جس سے
 ہر انسان کو ہمت ملے گی کہ وہ
 اپنی زندگی میں اس بات کو
 اپنی زندگی میں اپنی زندگی میں
 اپنی زندگی میں اپنی زندگی میں
 اپنی زندگی میں اپنی زندگی میں

انسان کی شان

حضرت امیر المومنین ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ
 فی حبیب قلبی و فی حبیب قلبی
 فی حبیب قلبی و فی حبیب قلبی
 فی حبیب قلبی و فی حبیب قلبی
 فی حبیب قلبی و فی حبیب قلبی
 فی حبیب قلبی و فی حبیب قلبی

وَأَمَّا الْكِتَابُ الْمُبِينُ الَّذِي بِأَحْسَنِ فَيُظهِرُ الْفَضِيلَةَ
 اور ترجمہ کتاب روشن ہے کہ جس کے حروف کے ساتھ ہر پیشہ چیز ظاہر حال ہے
 فَلَا حَاجَةَ لَكَ مِنْ خَطَاوِجٍ وَفِيكَ قِيَمٌ وَمَا تَفْكَرُ
 میں ہے اپنے آپ سے باہر کوئی ضرورت نہیں، بلکہ کوئی اپنے اندر ذکر ناکافی ہے لیکن نہ کر نہیں کرنا
 جاننا چاہیے کہ انسان بکرو کا مل ہے اور انسان ہی میں الاربابا ملتی و موجودہ عالم امر
 عالم حبیب، عالم ملک، عالم ناسوت، عالم ملکوت، عالم جبروت، عالم لاموت،
 عالم موت و صاعوت، عالم کشف، عالم تفتق و ترقی، عالم اختراع و ابداع، عالم ستر
 و علوت، عالم قسم، عالم اجابت، عالم تلبیہ، عالم ترکیب، عالم ظہور، عالم عقل،
 عالم نفس، عالم حیوانی، عالم موالید، عالم ضمیر، عالم مرش و کرسی، عالم لوح و قلم، عالم
 زحل و مشتری و مریخ و شمس و زہرہ و عطارد و قمر، عالم آتش و باد و آب و خاک، عالم
 حیوانات و نباتات و جمادات سب موجود ہیں۔ اب انسان کامل وہ ہے جو تین
 عالموں سے مرکب ہے عالم افعال، عالم اقوال اور عالم عمل یعنی جو اپنے قول و فعل کو
 حصہ را کرم علیہ السلام کی شریعت کے مطابق کرے اور صوفیہ کلام کے طریقہ پر عمل کرے
 وہ انسان کامل ہے وہ طریقہ ہم نے اس کتاب میں واضح کر دیا ہے۔

روح اعظم

جاننا چاہیے کہ روح اعظم وہ وجود مطلق ہے جو ہر قید اور حد اور صورت سے
 بے نیاز ہے لیکن اس نے صورت میں جلوہ گری کی لیکن پھر بھی اس کی شان وہ ہی
 ہے اور ہر آن وہ تکی شان میں ہے اور یہ جس کو ہم کہتے ہیں، روح، نفس، جان
 خیال، سانس یہ پانچوں صورت ایک روح اعظم کے نام ہیں اور ذات الہی کی صورت
 ہیں۔ باقی موجودات کی جس قدر شکلیں اور صورتیں نظر آتی ہیں یہ سب کچھ اللہ کی صفات
 و تجلیات کے جلوے ہیں اور ذات الہی کے پر تو ہیں۔ اور وہ بیکتا ہے نہ

اس کا بار ہے نہ بیادہ واحد واحد موجود ہے
 اور آگاہ ہو کہ حیات انسانی کا دار و مدار سانس پر ہے اور روحانی سانس کا نام
 ہی زندگی ہے اور سانس کے بند ہونے کا نام موت ہے۔ جب انسان خلق
 ہوا اس وقت سے روح انسان کے ساتھ ساتھ ہے اور انسان میں ہے۔ روح کوئی
 فرضی چیز نہیں ہے۔ روح خاص اعلیٰ اور اہمیت رکھتی ہے اور کوئی علم ایسا نہیں
 جو روح یعنی نفس میں سمویا ہوا نہ ہو اور قدرت الہی کی فیاضی دیکھنے جہاں روح نفس
 تمام علوم ظاہری و باطنی کا مترتاج اور منبع ہے۔ دلائل آسان بھی اس قدر ہے کہ کسی
 علم کی تعلیم و تعلم کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ صرف عمل کی ضرورت ہے اور وہ عمل کیا ہے؟
 آگے دیکھتے ہیں ریاضت ستر ربانی۔

شیخ ریاضت ستر ربانی

ہر طالب کو جاننا لازم ہے کہ اللہ کا ذکر ہی، صرف وہ ذریعہ ہے جو بندہ کو خدا
 تک پہنچا دیتا ہے اور ذکر صرف اسی وقت صحیح ہوتا ہے جب انسان معرفت کا
 ثبوت بن کر تفریدی فنا ہو جاتے اور یہی اہل حق کا درجہ ہے جنہوں نے اللہ
 کو صفات جلال سے پہچانا اور انواع کمال کے ساتھ اس کا وصف بیان کیا۔
 ربوبیت کو اسی کی طرف وصف کیا اور اپنی ذات کو اس کے سامنے قید و بندیت
 کی زنجیریں پہنائیں۔

اللہ کا ذکر اس وقت تک درست نہیں جب تک تم اپنے نفس کو ہر شہوت سے
 ایمان کو ہر نقص سے اپنی عقل کو ہر خواہش سے اپنی توجہ اور دھیان کو ہر چیز سے
 اپنے دل و دماغ کو غفلت کے اندھیرے سے اپنے جسم کو عادات اور حرام کھانے
 پینے سے پاک نہ کر لو گے تب تک ہرگز کسی بھی اسم ذات و صفات کی جلوہ گری نہ
 ہوگی۔ کیونکہ انسان ہی ستر ربانی اور اسم اعظم ہے۔

یا باور در بخاندان قاضیہ معنویہ نامہ امید نیست

طریقہ ریاضت ستر ربانی

جو شخص شہوت فہش سے خالی ہو کر ریاضت کے ساتھ قوت میں بیچ کر لغو سمجھے
 کہ میں کون ہوں اور خدا کیا ہے اور ہر عالم جو یہ خود اسے کیا چاہے۔ پھر اپنی
 ریاضت میں کسی کو شہوت نہ دے کہ جسے کہے کہ میں نہیں ہوں یہ جو کچھ
 ہے صرف اللہ ہی موجود ہے اور ظاہری آنکھ بند کر کے دل کی طرف متوجہ ہو کر یہاں
 رہاں کے روح کے خیال سے تصور کرے کہ قلب میں اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 اور سے کہ دل میں سے آواز اللہ اللہ کی آ رہی ہے اس محبت میں دُوب کر
 اپنے آپ کو کھو دے تاکہ دنیا کی ہر شے سے بے نیاز ہو جائے اور سوائے خدا
 کے کسی چیز کو نہ دیکھے۔ بقول عارف: اپنے خیال میں دُوب کر یا مسرے زنگی !
 بس اس طرح چند روز کی ریاضت سے اس درجہ پر پہنچے کہ بعد ذکر اسم جل جلالہ
 کی قوت سے انسان کے دل میں نور کی روشنی پیدا ہو کر دل میں سے ایک نور پھیل جاتے
 گا اور نور کی ستاروں کی لہریں دل سے اٹھ کر سارا بدن سر تا پا منور کر کے اور
 شعل راہ بن کر مقاصد کے راستوں کا اندھیرا دور کر کے حجابات بشریہ اور ظلمات
 نفسانیہ کی کثافت نفس سے صاف ہو کر آئینہ بن جائے گا۔ کوئی کثافت نفس میں
 باقی نہ رہے گی کسی کو نفس کا پہچانا کیسے ہیں اور مدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے
 من عرف نفسه فقد عرف ربه۔ یعنی جس نے پہچان لیا کہ نفس روح اعظم
 کا پر تو ہے اس نے خدا کو پہچان لیا

اس وقت انسان کی تیسری باطنی آنکھ بھی کھل جاتی ہے اور اردواج ٹانگو اور
 عمدہ عمدہ صورتیں آپ کے سامنے آئیں گی اور آنکھ بند کر کے تصور خیال و مراقبہ
 میں تیسری باطنی آنکھ سے دور دراز جیسے ہوتے رشتہ دار عزیز ملنے والوں و قیوں
 کو مسلسل حالت میں دیکھ لیا کر و گئے۔
 یہ چشم بند و گوش بند و لب بند مگر نہ جہنمی ستر حق بر ماہ خند

ہر آنے والا دانو آپ کے سامنے ہوگا۔ ہر سوال کا جواب آنکھیں بند کر کے دے
 سکتے ہو۔ لوگوں کی ہنسی پر علم آپ کو فورا ہو جائیگا کہ لگایا آپ پر اللہ تعالیٰ
 ہوتا ہے گا جو مسرور دست ہوگا۔ آپ کا دل گناہوں کی طرف راغب نہ ہوگا
 اللہ کا خوف آپ کے دل پر چھایا ہے گا اور آپ فی الواقع اللہ والے ہو جائیں
 گے اور یہ جانتا بھی لازم ہے کہ جب قلب سے بد اعتقاد ہی اور نفسانی خواہش
 اور خواہشوں کا پذیرا نہ ہو جائے اور ریاضت قائم ہو جاتا ہے تو حقائق و معارف میں ہر
 جاتے ہیں اس وقت قلب روح میں لطافت پیدا ہو کر قوت باطنی زیادہ روشن
 ہو کر حکیم غالب عالم ناسوت سے پردہ اڑ کر کے برقی براق کی طرح عالم ملکوت
 و جبروت و لاہوت میں داخل ہو جاتا ہے۔

آسمان و زمین کی ہمشایہ منکشت ہو جاتی ہیں۔ مروجہ دایت عالم میں تعریف
 کرنے لگ جاتے گئے۔ ایک برہنہ سے دوسرے برہنہ کے ہر شہر ہر گھر میں غریبوں
 کی مدد کو کھڑے ہو جاتے ہیں۔ قوت روحانی حاصل ہو جاتی ہے۔ خواہ ناموسکتابی
 کیوں نہ ہو۔ اور صاحبان کون اور دل اللہ لوگ روحانی قوت خیال کے ذریعے
 عالم دنیا کی ہر جگہ کی سیر کرتے ہیں اور ہر مینہ منورہ اور مکہ مکرمہ پہنچ جاتے ہیں۔
 حالانکہ ان کا مادی جسم ان کے گھر میں ہی موجود ہوتا ہے مگر مثالی جسم کے ذریعے
 سے یقیناً پہنچ جاتے ہیں۔ اور غالب کی قوت روحانی خیال کی آواز لمحہ بھر
 میں ہزاروں میل دور ناموسکتابی رشتہ دار دوست تک پہنچ جاتی ہے اور
 دوست اس کی آواز کو سن لیتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دوران خطبہ آواز دی یا ساریت النجیل
 پس ساریہ نے آواز سن کر فورا پہاڑ پر چڑھ کر دیکھا تو دشمن حملہ کرنے کو
 تیار تھے۔ یہ کیا تھا؟ یہ وہی قوت روحانی خیال کی آواز جو لمحہ میں ساریہ
 تک پہنچ گئی۔

مانع ہو کر خیال کی طاقت کا اظہار مانع سے ہوتا ہے اور دنیا میں جسے
 دوست طاقت ہے وہ خیال ہے اس میں زندگی کی حرکت اور دنیا کی
 موت کہنے ہیں
 دنیا میں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسان اپنے خیالات و سرور میں جکڑے ہوئے
 ہیں۔ جکڑے ہوئے ہیں۔ میں دوست کو آواز دینا چاہتا ہے وہ سن لیتا ہے اور وہ
 جواب سے خیال کی آواز دینا چاہتا ہے والا سن لیتا ہے
 ہم سب سب لوگوں کے مشغول ہو کر کچھ سمجھنے میں کس پر جا کا اور دوسرے
 لوگوں پر غور کرتے ہیں اور بالکل ہمارے ہی خیال کے مطابق ان میں جذبات
 بھی پیدا ہوتے ہیں
 اس طرح اگر آپ آواز سے دعا مانگا مگر وہی نہیں ہے بلکہ طاقت ہے
 کہ خیال کی زبان سے اظہار کیے میں بڑی تاثیر ہے یہاں اللہ تعالیٰ کی شہادت
 و مبارک بارگاہ عالیہ میں خیال کی مانگ ہو تو دعا منور قبول ہوتا ہے۔ خیال
 سے ہی کل کائنات و عالم ظاہر و باطن رواں دواں ہے۔

عین الایمان کا راستہ

یہ راستہ جسے میں ذکر و فکر غالب ہو کر امانیت اور ہر کام میں
 امن آگے ایک ہر ہالی ہے نہ خواب کی صورت میں نہ ہے نہ مزاج کی
 میں عالم میں زندگی کی کائنات خود کا ایک گروہ معلوم ہوتا ہے اور ہر
 سے ازل تک نور ہی نور نظر آتا ہے اور نور کی روحانی پردہ کی طاقت سے
 حدود زمین و آسمان دونوں پہنچتا ہے کہ ہر بات اور وفائی و لائق کہہ سکتا
 ہے اور اپنی ذات میں اللہ کو دیکھتا ہے اور اللہ کی ذات میں اپنے آپ کو
 دیکھتا ہے اور ذات و صفات کے دونوں درجے میں وہیت و درایت

دارد ہوتے ہیں۔ دنیا اور دوست میں مشغول ہوتا ہے۔ کائنات عالم کی کوئی چیز
 ہر شے نہیں دیتی ظاہر و باطن دونوں کو شے کا مشاہدہ کرتا ہے۔ پھر آگے بہ
 کچے سارا منظر پیش اس حالت میں دیکھتا ہے اور میں کا خیال کرے اس کی
 بات سن سکتا ہے اور اس کا ہمراہ ہوتا سکتا ہے۔
 نہ خود ہے نہ مجاہد نہ خودی ہے نہ جدائی
 قومہ کے دریا میں ہیں سب لپٹیں برآب
 یہ ہے مسئلہ فیری ہر زمانہ کے غرق گزشتہ کی شش اقرار اور مرفیاً
 کام میں جس کی وراثت ہے

ایسے ہر کی صورت میں قسم کا حال و حال بدستور اور درجہ تک
 اور قصہ کو پہنچ کر رنگ میں گڑھا آتے
 اس ساری فکر کا ثبوت یہ دیکھو کہ ہر کام میں اللہ کے فضل و ارشاد
 شفا انعام ہے ہم اللہ انا عرب و عین اور من والی اللہ راہ الحق اور
 کہ آسمان پر ہوا کہ سب سے ملنے زمین کی گئی ہیں کے مشرق و مغرب کہ
 دیکھا اور اس طرح کی بہت کی عبادت۔

اور اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا وَتَبَيَّنَ لَكَ
 بَيْنَ يَدَيْهِ طَرِيقُ مَنَاجِزِكَ تَبَيَّنَ لَكَ سَبِيلُ الْفَلَاحِ کہ کیا اور عمل پر دل سے
 دل کے ایک کرنے اور اس کی طریقت میں اور کبھی ہمارے کے ہیں
 اور اس میں ہم پر نور اور سب سے چھوٹے رنگ کیا فیری کامل و مکمل اور صوفی
 صادق ہیں اور الیٰ انما ہیں ان الفاظ۔ دہا سے شرع شریعت کے طاعت کوئی
 عمل یا قول نظر آتے تو بھی الیٰ ہر کام میں اس کا لکھ و حقیر مناسب ہیں
 پھر گوہر و گہر آئینہ میں موت اور حقیقی عمر ہوتے ہیں۔ ماضی غزیر
 ماضی و محبت ملک ادب کا اپنے ہیں درستی۔

اہل خانہ کو قہر و کدات گرد ہاتھ و قدموں سے دھو کر نواہن فرمائی، اسے بگلیں
 لہڑا کھینچ کر دھک دیا اور سب کو کھینچ کر اپنے پاس سے افران کر کے اپنے اور عورتوں کے
 صحبت مہتاب ہے۔ **نعتہ و بالیدہ و شہرہ و الخبثا**
 افران اور اہل خانہ کی نصیحت بیان ہلا سے ظاہر ہے کہ یہ کوئی ان کو نصیحت
 عام لوگوں کے سر پر حکام شریف کی نہیں بلکہ ان کو علم حکمت و معرفت یعنی اسرار
 الہی و رموز حقایق سے بھی مراد ہے جس سے ملک و ملک کوام کی اسیر نہ آئے کہ ان کو
 ہے کہ افران کی نصیحت و قہر و کدات سے لڑنے اور خدا اور رسول کا دشمن نہ بن جائیں
 افران کی معرفت حاصل کیا امارت میں آئے۔

[illegible]

پڑنا ہے اور اس کے پاؤں میں سے وہ چلنا ہے اور یہ بندہ مجھ سے ماخوذ ہے نہ
ایسا کہ وہ چلتا ہو۔ اگر مجھ سے ساتھ چلنا ہے تو اس کو پتہ دینا ہے کہ
اور یہ کسی چیز پر تو وقت و تردد نہیں کہ کہ اس کو کامل ہوں۔ میرا قصد حق
کے نفس سے ہے کہ موت کو نہایت کرنا ہے اور حال یہ ہے کہ میں اس کی
خوشی کو بہت رکھتا ہوں لیکن موت کے ساتھ اس کو چھوڑا نہیں۔
میرا حال یہ ہے کہ میں خدا کو دوست ہوں اور دوست میں ایسا کہ خدا
اس کے کان تک نہیں آتا۔ پاؤں پہننے اس کے ساتھ نہیں رکھتا خدا اور
دشمن میں شکم کا دشمن بننا نہیں تو ایسا کہ ہے۔ میرا حال اور منزل ان کے ساتھ وہاں
کرنا ہے۔ بعد از موت میں شریک نہیں۔

[illegible]

تو لا شکر یکتا کے دائرہ رحمت و احسان کے تمام مراتب اپنے پیچھے رکھ کر ساتھ
ظاہر ہو جاتے ہیں اور سوائے وجود حق سبحانہ تعالیٰ کے کوئی اور شے باقی نہیں
رہتی اور بہت کی صفت غالب اور مہربانیت کی صفت محو ہو جاتی ہے اس وقت
جو کچھ زبان سے نکلے وہ کلام اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور قلندر کو نشان کافی ہے
وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلق محمد و آلہ واصحابہ وامتہ اجمعین

بیداری میں اولیاء اللہ کی زیارت

بیداری میں فوت شدہ اولیاء اللہ کو دیکھنے کی دو صورتیں ہیں۔
ایک تو یہ کہ انسان ریاضت و عبادت کے ذریعہ اپنی روح کو اس قدر صاف کر
لے کہ اس کا وجود بشری بھی لطیف اور رفیق ہو جاتے یعنی حجابات بشریہ اور ظلمات
نفسانیہ ختم ہو جاتیں وہ انسان عین الہیاتی ہو جاتے۔
دوسری صورت یہ ہے کہ فوت شدہ ولی اللہ اپنے اشرفی وجود یعنی روح کو
کسی مادی وجود میں تبدیل کرے تو انسان بیداری میں ان کا دیدار کر لیتا ہے جیسا کہ
حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں چاہیں جسم ہو کر اس طرح تشریف لاتے ہیں کہ ہر ایک ظاہری
آنکھ سے زیارت کر سکتا ہے اور لفظ اکاملین میں بھی یکے بعد دیگرے جو اولیاء
اللہ شامل کیے جاتے ہیں وہ بھی اس گروہ کے لوگ ہیں یعنی جو مرتبہ ارواحنا اجماعنا
واجسما ارواحنا یعنی ہماری روئیں ہمارے جسم ہیں اور ہمارے جسم ہماری روح کی
مانند ہیں پر پہنچ جاتے انہی کو رجال الغیب میں شامل کیا جاتا ہے۔ بہر حال
جو کچھ رویت کیسے یہ ضروری ہے کہ ایک عنصر دوسرے عنصر کے موافق ہو اگر
روح روحانی صورت میں ہے تو اس میں جسم کو روح میں تبدیل کرنا ہوگا یا ہم جسم
میں تو روح کو ظاہری جسم کا لباس اور ہٹا ہوگا پھر ہی رویت ہو سکتی
ہے البتہ ایک فرق ان دونوں صورتوں میں باقی ہے کہ پہلی صورت میں دیکھنے

والے کا کمال ہوگا اور دوسری صورت میں دکھانے والے کا کمال ہوگا۔ لہذا پہلی
صورت میں دیکھنے والا صاحب کمال ولی اللہ صاحب کرامت ہوگا اور دوسری صورت
میں دکھانے والا صاحب تصرف کمال و مکمل ولی اللہ ہوگا۔

ظاہری آنکھوں سے عالم ارواح کی سیر

جب قلب کی صفائی کا آخری درجہ ہوتا ہے تو روح میں اس قدر لطافت
پیدا ہو جاتی ہے کہ اولیاء اللہ سابقہ کی روئیں عالم بیداری میں سامنے آ جاتی
ہیں۔ سالک ایک قبر پر کھڑا ہوتا ہے یا اپنی خلوت گاہ خاص میں ہوتا ہے تو
روح اپنی دنیوی صورت میں آ کر سامنے کھڑی ہو جاتی ہے۔ سالک جانتا ہے کہ
مردہ بے کسرت ہے لیکن ایک ایک خیال دیکھ رہا ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھا جاتے
کہ حالت مراقبہ اور آنکھیں بند ہونے کی صورت میں یہ سب کچھ دکھائی دیتا ہے
نہیں ہرگز نہیں بلکہ عین ہشیاری اور بیداری میں اپنے محبوب اولیا یا اقرباء کی
صورت دیکھ کر اشک بہت آنکھوں میں اُمڈ آتے ہیں پہلے مقام میں تو یہ تھا
چشم بند و گوش بند و لب پر بند
مگر نہ بینی ستر حق پر ما نہ خمند

لیکن یہ وہ منزل نہیں بلکہ ان کے بند کرنے کی ضرورت نہیں ہے درگاہ
لم یزلی سے بند ہو چکے ہیں اور کثافتی حجاب دور ہو چکے ہیں اب جو کچھ
دکھائی دیتا ہے حقیقت ہے اور جو کچھ زبان پر آتا ہے فی الواقع ایسا ہے۔
اس مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

انْقُوا حِوَارِ اسَةِ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِبُؤْرِ اللَّهِ

(مومن کی فراست ہے جو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے)

اس مقام پر ضروری نہیں کہ اولیاء اللہ کی روئیں کو ہی دیکھا جاسکتا ہے بلکہ ہر روح

فرمان دیا کہ میں سے ہر پادشاہ اور پادشاہی سے سب کو بچاؤ دیکھو گا کسی نیک
رج کرانچہ حالت میں دیکھے گا اور کسی بد رج کو بری اور مذہب صحت میں بھی
دیکھے گا کیونکہ یہیں دیکھنے والے کا کمال ہے۔

ہاں البتہ چونکہ وہ خود نیک صالح اور ولی اللہ ہے اس لیے اسکے پاس
صحت نیک روحوں اور انبیاء و اولیاء کی اور ان کا نزول ہوگا اور وہ اگر کسی شیخ
کو محبت بھری توجہ سے یاد کرے گا تو وہ طرح فوراً حاضر ہوگی وہ اپنے بزرگی
مستقام سے باہر آکر اعلیٰ درجے سے ملاقات کرے گا اور اس کی روحانی امداد
کرے گی اور تمام کائنات میں لے لے اور دنیا میں کو رہاں الخیب کہتے ہیں ان
سے بھی ملاقات حاصل ہوتی ہے۔

فضیلت مجال الخیب

ہر شخص کا نام کسی یا ہر وہی طور پر وسیلہ الخیر سے منسوب ہے اسے طالب سمجھ
تے کہ اللہ تعالیٰ کا نام ہے شہر میں اور ان میں تین سو ساٹھ خاص ہیں ایسے ہی
تین سو ساٹھ خاص مردان خیب ہیں جیسے اسماء الہی کی اسم ذات ہے ایسے ہی
مردان خیب ہیں ایک مرد ہے جس کو خوش کہا جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے سات آسمان، سات زمین، سات خلق، سات دن، سات
شیاطین، سات سیاح، سات مقرب فرشتے، سات خاص اسماء ذات و
صفات سپہ اکبر ہیں۔ غاروں میں سات ہیں جن سے ساتوں سفلیات گردش
میں ہیں۔ جن پر انوار عوالم مہولی ہیں ہر ایک دوسرے کے عرش کی مدد کرتا ہے
ساتے خوش کے جو عرش مطلق سے مدد لے کر دوسروں کو فیض پہنچاتا ہے

اسی سبب سے خلق اور خوش مدد لیتے اور سرگرم مدد پہنچاتے ہیں اور ان
سب کو کوئی کا نہیں ہے جو انسان کی صورت میں اسماء اور صفات ہیں۔

مصلح اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جنت مال کے پاؤں سے ہے اور مال

ہاں اپنی اولاد کی تعلیم ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات اپنی نعمتوں کے بہرہ
کی ہیں اور اپنے مقررین کو ان سے مطلع فرمایا ہے اور آدم علیہ السلام کو تمام اسما
تعلیم کیے اور امداد کی کے بعد ان پر حروف نازل فرمائے اور ان حروف سے
اسما کی ترکیب کی ہے۔ ان حروف نمائندہ ہر ایک حرف میں نو ہزار الفاظ سر
انہیں معلوم ہیں اور ہر علم میں اٹھائیس علم ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ سب آدم
علیہ السلام کو سکھائے۔ اور ان کے خلفاء اور اولاد کو عنایت فرمائے اور اعلیٰ
ولایت سپہ ایکے جو افراد ہیں۔ اپنے نفس کو پہچان لینے والے ولی کا
معنی درج ہے سے کہ عرش سے لے کر فرشتوں تک سب کو اس پر مکتب
ہے جنت دوزخ اور لوح محفوظ سب اس کے سامنے ہلک جھپکاتے شاری
سج ماہیت موجود ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سات خلق کو ساتوں اقلیم میں مقرر کیا ہے جو عالم
سفلی میں باقی امداد کرتے ہیں مگر خوش عرش سے نسبتی مدد لیتا ہے جس کا
ایسے منوی ہے اور یہی صاحب توفیق شالی ہے اسی باعث دنیاوی امداد
اس کا کام ہے۔ خارج ہر خوش چار شخص کو مدد دیتا ہے اور یہ چار سات
کو اور یہ سات چالیس کو اور یہ چالیس ستر کو اور یہ ستر تین سو ساٹھ کو ہر کان
اللہ کی مدد پہنچاتے ہیں یہ وہ ہی لوگ ہیں جو اپنے نفس کو پہچان لینے ہیں اور جو
دستار طریقہ ان بزرگوں کا ہے وہ ہی ہم نے بال برابر بھی فرق کے بغیر اپنی
اس کناب میں پیش کر دیا ہے۔



فصلیت تصوف و صوفیاء

چونکہ شریعت کی طرح طریقت ہے اس لیے جو شخص دائرہ طریقت میں داخل نہ ہو اس کو کسی مرشد کامل کی تربیت میسر نہ ہو وہ ہمیشہ نفس امارہ اور شیطان بعین کے مکر و فریب میں گرفتار ہو کر لالچ، ہنجر، حسد اور ریاکاری سے آلودہ رہتا ہے ان آفتوں سے بچنے والی آئین پانا اس قسم کے انسان کو یوں نہیں کہا جاتا۔ اس لیے لازم ہے کہ مرشد کامل کی محبت اختیار کر کے طریقت میں داخل ہو جائے۔ کیونکہ شیخ کامل اور مرشد صادق کی تلقین سے غفلت ہرید کے دل و مانتا سے حرص، حسد، کینہ، ہنجر اور اس طرح کی بری اور رذیل خصوصیات دور ہو جاتی ہیں۔ خداوند کریم نے اپنی سلطنت کے لوگوں کے قلوب کا اختیار اسی طبقہ کی دسترس میں دے دیا ہے جسے اولیاء اللہ کا طبقہ صوفیاء کا زمرہ اور فقراء کا گروہ کہتے ہیں۔

ان حضرات کے تصرفات اور ان کی اتھارٹی کے سلسلہ میں حضرت مولانا رحم نے اپنی مشنری میں بڑے آجدار اشعار کہے ہیں مثلاً

اولیاء را بہت قدرت ازاد تیر جہت باز گردانند ذرا

یعنی اولیاء اللہ کو اللہ کریم کی طرف سے یہ اختیار ہے اور اتھارٹی حاصل ہے کہ وہ کان سے نکلے ہوئے تیر کو بھی راستہ سے لوٹا سکتے ہیں اور گفتہ کو مانگتے بنا سکتے ہیں اور ان کے اختیار کی حد یہ ہے کہ شیخ اور کباب دونوں پنج جاتے ہیں۔ اللہ کریم راضی ہو جاتا ہے اور بندہ عالمی کی محضرت بھی ہو جاتا ہے۔

ان اولیاء اللہ سے وابستہ ہو کر ان کے طریقے پر چلنے کے بعد جب سالک تمام کائنات کو نور ہی نور اور اپنی ذات کو بھی نور تک پہنچاتا ہے اور ہر طرف اس کو ذات ہی کے طور سے نظر آتے ہیں اسی مقام میں پہنچ کر وہ مضمون کی طرح پکارا مٹتا ہے کہ انا الحق یا کبھی عطاؤں کی طرح پکارا مٹتا ہے کہ

ن خاتم اور کبھی جعفر صادق کی زبان سے کہتا ہے انا اللہ لا الہ الا اللہ کبھی بایزید بسطامی کی طرح ارشاد فرماتا ہے سبحانی ما اعظم شأنی العزیز یہی وہ مقام جس کے بغیر انسان انسان کامل کہلانے کے لائق نہیں اور یہ مقام اولیاء اللہ کی محبت اور خدمت سے میسر آتا ہے خوش نصیب ہے وہ جو یہ درجہ عطا ہو۔

ایک عارف فرماتے ہیں۔

آپ زور میثود از پر تو آں تلب سیاہ

کیا تبت کہ در ویشال است

یعنی وہ چیز جس کے عکس سے سیاہ دل بھی منور ہو جاتا ہے وہ ایک اکسیر ہے جو درویشوں کی محبت سے حاصل ہوتی ہے اگر تجھ میں حوصلہ ہے تو اپنا سر اور دیشوں کے قدموں میں رکھ دے وہ اولیاء اللہ جنہوں نے اللہ کی خاطر دنیا و مافیہا سے منہ موڑ لیا ہے اور جن کی ہر حرکت و سکون اللہ تعالیٰ کی رضا کا پابند ہے اور اپنی زندگی اللہ کیلئے وقف کر چکے ہیں واللہ کی رضا کے سوا کوئی کام نہیں کرتے۔ یہ لوگ ان مہلتا میں سے ہوتے ہیں جن کے نقش قدم پر چلنے کی ہم روزانہ ہر نماز میں اور ہر حرکت میں دعا مانگتے ہیں کہ اھدنا الصراط المستقیم۔

صراط الذین انعمت علیہم بھقرآن مجید میں آیا ہے

المنبیین والصدیقین والشہداء والصالحین

ایسے لوگوں کا وجود جو اکسیر عظیم ہیں ان کی محبت میں غم کو کھنکھنا دیتی ہے یہی چاہیے کہ اپنے آپ کو ان سے وابستہ کر لیں یہی سعادت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

علامہ انصاریؒ اولیاء اللہ کی شان میں کیا خوب فرماتے ہیں۔

جہا دیتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس ان کی!

الہی کیا چہا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں

تمنا در دل کی آد تو کر خدمت فقیروں کی
 نہیں مگر یہ گھر بادشاہوں کے خزانوں میں
 نہ پوچھا ان غریبوں کی اداوت ہو تو دیکھ ان کو
 یہ بیٹا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں
 ایک اور جگہ علامہ اقبال صاحب فرماتے ہیں۔

غلات راستی باشد غلات راستے درویشان
 ہرگز آستی داری سزا نہ پاتے درویشان
 گرت آئینہ بایہ کہ لور حق درویش
 نہ بینی در ہر عالم مگر سیانے درویشان

درویشوں کی رائے کے غلات ہے وہ راستی اور حق کے غلات ہے۔
 اسے غالب اگر تو بہت رکھتا ہے تو اپنا سر درویشوں کے پر دل میں رکھ
 دے۔ اگر تو ایسا آئینہ چاہتا ہے کہ جب میں تو لور حق دیکھ سکے تو سائے عالم
 میں کوئی چیز ایسی نہیں مگر درویشوں کی پیشانیاں یعنی چہرے ایسے ہیں۔
 حدیث قدسی میں ارشاد ہے من عادی لی ولایا فقراؤ فتنہ بالمغرب۔
 یعنی جو شخص میرے کسی ولی کی اہانت کرتا ہے میں اس کو اعلان کرنا ہوں کہ وہ
 میرے ساتھ لڑنے کیلئے تیار ہو جائے اولیاء اللہ کی شناخت صرف اتنی ہے
 کہ وہ کتاب و سنت کی پیروی کرتا ہو۔ بدعت کا توڑنے والا ہو۔ علم نافع و مصالح
 رکھتا ہو۔ معارف و اسرار کا حامل ہو اور جسے دیکھ کر مردہ دل بھی خدا کی یاد کے
 لیے تہلکہ مچ جائے۔

مراں ہر طریقت نصیحت یا راست
 کہ غیر ذکر خدا ہر چہ بہت براد راست

عجز کا کہ انبیاء و اولیاء راست
 عاجزی مقبول در گاہ خدا راست
 شمس نے طالب مولائے دل مولائے دے ہو دیں
 دم دم قدم اگر سے کہیں ٹھہر نہ کہتے کھلو دیں
 ریت و چوڑی سے پچا سونا انہوں کی نظر نہ آدے

اسم اللہ کی پھیر ٹھہاری تے ریت چلی اڑ جائے
 اللہ تبارک و تعالیٰ آپس میں اپنا مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرماتے اور ہم سے
 ایسے کام نہ کراتے جس سے خداوند کریم اور اس کے لائے محبوب و پیغمبر کی ناراضگی ہو۔
 وَأَتَّخِذُ عَدُوِّي أَعْتَابًا إِنَّ الدِّينَ عَنِ الْإِنْفِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَبِالسَّقَمِ وَالْجُنُونِ وَالْمُذُنِ
 وَالْفُتُورِ وَالْجَبَرِ وَالْجَبَرِ وَالْجَبَرِ وَالْجَبَرِ وَالْجَبَرِ
 حَقِيقاً ہاں سیدنا محمدؐ ذوالہ و افضلیہ و اقلیاء اقصیہ اجمعین پرستہ تبارک
 یا ارحم الراحمین۔ اللہم اٰمین تم اومین۔

تبت بالتمیز



اول رکعت کا ذکر ہے کہ اسم ذات آل اور اصحاب احمد مغنیہ کے واسطے



1914



میرزا فتح محمد میرزا سید محبوب علی شاہ قادری خوشیہ بابا
 سرپرست اعلیٰ، انجمن فیضان عشق، دیپالپور

تعارف

دعوت حق، وصل حق، سید القلوب، سلوک معرفت
 راہ طریقت، فیضان عشق، تفاوت الوجود،
 وحدت الوجود، آئینہ ستر دیوانی

تعارف

دعاء سنی، دعا، حزب البحر، دعا، رسانی
 درو، مستغاث، خستہم خواجگان، قصیدہ بردہ شریعت
 زمین ولایت کبریٰ یعنی پہل اسما غظام،
 سفارح الولایت یعنی رسالہ اللہ العتمہد باموکیل

تعارف

مسدک عملیات سادات، تجلیات شمع محبوب
 دعوت متکلمات

تعارف

مسدک شفاء سادات، رسالہ ضعف باہ،
 طبی فارما کوپیا اسلامیہ، طبی مسند و تجربہ،
 مطلب خوشیہ طریقیہ کالج

مسدک شفاء سادات، رسالہ ضعف باہ،
 طبی فارما کوپیا اسلامیہ، طبی مسند و تجربہ،
 مطلب خوشیہ طریقیہ کالج

مسدک شفاء سادات، رسالہ ضعف باہ،
 طبی فارما کوپیا اسلامیہ، طبی مسند و تجربہ،
 مطلب خوشیہ طریقیہ کالج